نظرات

آزاد ہندوستان کی تاریخ میں ماہ اگست کی جو اہمیت ہے وہ ظاہر ہی ہے اس ماہ ہندوستان نے انگریز سامراج کی دو سو سالہ غلامی سے نجات حاصل کی تھی اور انگریزی حکمرانیت کی جگہ ہندوستانی عوام کی حکمرانی قائم ہوئی تھی ۱۹۴۷ء سے ہمارا ملک آزادی کی فضا میں سانس لے رہا ہے۔ یہ ہندوستان کے ہر باشندہ کے لئے خوشی و مسرت کی بات ہے۔

مقام مسرت ہے کہ ہم اس سال اپنی آزادی کے ۴۹ ویں سال میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ آزادی ہمیں بڑی ہی جدوجہد اور قربانیوں کی بدولت نصیب ہوئی ہے۔ ہمارے قائدین ورہنماؤں نے انگریزی سامراج کی غلامی کے مصائب برداشت کئے جیل کی سلاخوں میں اپنی قیمتی زندگی کے دن سخت مشکلات میں بسر کئے، کتنوں ہی نے ہنسی خوشی پھانسی کے پھندوں کو گلے لگا کر جام شہادت نوش کیا، کتنوں ہی نے جلا وطن کی زندگی کو لبیک کہا۔ لیکن کسی بھی قیمت پر آزادی کی جدوجہد و تحریک کو ختم کرنے کی حامی نہ بھری۔ آج ہمارے ان ہی راہنماؤں کی قربانیوں، جدوجہد، کوششوں سے یہ ملک آزاد ہوا ہے اور ہم یہاں آزادی کی خوشگوار فضا میں ہم اپنی زندگی گذار رہے ہیں۔ جہاں پھول ہوتے ہیں وہاں کانٹے بھی ہوتے ہیں۔ پھولوں کی

چاہت میں کانٹوں کی چبھن بھی محسوس و گوارہ کرنی پڑتی ہے۔ وہ ہی بات ہیں آج اپنی آزادی کی ۴۹ ویں سالگرہ مناتے ہوئے محسوس ہو رہی ہے۔ آزادی کے بعد ہندوستان میں افراط زر بڑھا ہے۔ مہنگائی سے لوگوں کا برا حال ہوا ہے۔ ضروریات زندگی کی حصولیابی ایک اوسط درجہ کے شخص کے لئے مشکل ترین مرحلہ سر کرنے کے برابر ہے، لیکن اس کے باوجود بھی اسے اس بات کا تو ہر وقت خیال رہتا ہی ہے کہ یہ صورتحال بدلنا اس کے اختیار میں ہے ہر پانچ سال بعد انتخابات کے موقع پر وہ اپنی مرضی پسند شخص یا پارٹی کو حکومت بنانے کا حق تفویض کر دیگا۔ لیکن آزادی سے پہلے کوئی شخص اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ حکمرانی میں اس کی ساجھے داری کا بھی کوئی دخل ہو سکتا ہے۔ اسی لئے آزادی کو ایک نعمت کہا گیا ہے۔ اور ہندوستانیوں کو یہ آزادی کی نعمت حاصل ہے یہ کوئی کم اہم بات نہیں ہے۔

اب دیکھئے کل تک ہندوستان کی حکمرانی پر کانگریس جماعت کا قبضہ و دبدبہ تھا لیکن ہندوستانی عوام کو حاصل ووٹ کی طاقت نے اسی حکمراں جماعت کو حزب اختلاف کی صف میں لا کھڑا کیا اور کل کی حزب اختلاف جماعتوں کو حکمرانی کے مقام پر لا بٹھایا۔ گذشتہ سال ۱۹۹۵ء تک ۱۵ اگست یوم آزادی کے موقع پر ہندوستانی عوام سے بحیثیت وزیر اعظم پی وی نرسمہا راؤ نے خطاب کیا تھا اور عوام و ملک کے سامنے اپنی پالیسیوں کی تفصیل بیان کی تھی اور اس بار ۱۹۹۶ء ۱۵ اگست یوم آزادی کی سالگرہ منانے کے وقت ہندوستانی عوام سے لال قلعہ سے بحیثیت وزیر اعظم جناب دیو گوڑا ہندوستانی عوام سے مخاطب ہوں گے۔ اور ملک و عوام کی جس طرح رہنمائی کریں گے اس کی تفصیلات سے آگاہ کریں گے ہندوستانی عوام کو یہ طاقت جو حاصل ہے اس پر ہندوستانی عوام اگر فخر

محسوس کرتے ہیں تو یہ کوئی بے جا بات نہیں ہے ۔ آزادی انسان کا بنیادی حق ہے اور شکر ہے کہ ہندوستانی عوام کو یہ حق حاصل ہے ۔

لیکن ہم ہندوستان کے ارباب حل وعقد سے یہ بات بھی کہے بغیر نہ رہیں گے کہ انہوں نے ہندوستانی عوام کی چاہت کو کبھی صحیح طور پر نہیں سمجھا ہے وہ ہندوستان کے خوشحال طبقہ کو دیکھ کر ہی نظام حکومت چلانے کے لیے اکثر ایسے فیصلے کرتے ہیں جس سے ہندوستان کا جو غریب و پسماندہ طبقہ ہے وہ بری طرح متاثر ہوتا ہے اور اس کی زندگی جو پہلے ہی مشکلات میں گھری رہتی ہے اور مزید مشکلات و پریشانیوں میں گھر جاتی ہے ۔ عام آدمی کا جس چیز سے روزمرہ کا تعلق و واسطہ رہتا ہے اس چیز میں کبھی سدھار کی طرف توجہ نہیں دی جاتی ہے ۔ مہنگائی کی مار نے غریب عوام کا کچومر ہی نکال دیا ہے پھر سرکاری محکموں میں جس طرح بدعنوانیوں کی شکایات کی بھرمار ہے اس کے سدباب کے لیے کسی کا دھیان ہی نہیں جاتا ہے ۔ معمولی کام کے لیے بھی ہفتوں مہینوں بلکہ بعض معاملات میں سالوں چکر پہ چکر کاٹنے پڑتے ہیں تب بھی کام کا ہو جانا ناممکن ہی دکھائی دیتا ہے ۔ پانی بجلی کے مسائل سے عوام پریشان ہیں ۔ سڑکوں پر ٹریفک کی وجہ سے گھنٹوں عوام کا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے ۔ کوئی بھی کام کسی سرکاری محکمہ سے عوام کا پڑ جائے تو لمبی لمبی قطاریں اسے روزی روٹی کمانے سے محروم کر دیتی ہیں ۔ بجلی پانی ٹیلی فون کے بلوں کو جمع کرانے کوئی جاتا ہے تو اسے گھنٹوں لمبی لمبی قطاروں میں کھڑا ہونے پر مجبور ہونا پڑتا ہے ۔ عدالتوں میں مقدمات کی بھرمار ہے ۔ سالوں کچہریوں کے چکر ہی کاٹ کاٹ کر عام آدمی اپنی زندگی کے دن تمام کر ڈالتا ہے ۔ آزادی بیشک نعمت ہے لیکن

اگر اس قسم کی لاحاصل پریشانیوں و مشکلات اور مصیبتوں سے عوام کو ہر وقت گذرنا پڑ جائے تو پھر اسے آزادی کی یہ نعمت ایک بوجھ محسوس نہ ہونے لگے کبھی ارباب اقتدار نے اس طرف اپنی توجہ مرکوز کرنے کی زحمت گوارہ نہیں کی تو پھر اس ملک اور اس کے عوام کا ہم یہ ہی کہیں گے کہ خدا ہی حافظ ہے!

بقیہ : فلسطین کی ممتاز شاعرہ : فدوی طوقان

اور اس میں انسانی پہلوؤں کو واضح کرتی ہیں۔ فطرت دراصل ان کے لئے ایک بدل ہے۔ جس سے انہیں اصل تک پہنچنا ہے [۱۸]

فدوی (اشواق حائرہ) میں زندگی کے جنسی پہلو اور اس کے ساتھ خود کو کائنات میں مدغم کرنے کی کوشش کا اظہار کرتی ہیں۔ جنسی اعتبار سے وہ احساس دلاتی ہیں کہ ان کا دل اس کنواری لڑکی کی طرح ہے جس کی زندگی میں مختلف میلانات ملتے ہیں اور جو کسی ایسے نوجوان کا خواب دیکھتی ہے جو اس کے قریب آئے گا اور اسے دور بہت دور لے جائے گا : (جاری)

---

[۱۸] شاکر النابلسی ؛ فدوی تشتبک مع الشعر۔ ص ۳۵-۳۷۔